آمریت مسلط کر دی جائے اور پیدائش دولت اور تقسیم دولت کے سارے ذرائع حکومت کی تحویل میں دے دیئے جائیں۔ اس ترقی کا سبب ظاہر ہے کہ انسان کو جب حیوان کی سطح پر رکھ کر اس سے بے تحاشا کام لیا جاتا ہے تو اس سے قدر زائد کی بہت بڑی مقدار حکومت کی تحویل میں چلی جاتی ہے جسے صنعتی ترقی کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ یہ تجزیہ بالکل آسان اور سادہ ہے۔ مگر انسان کو اس طرح حیوان بنانے کے اخلاقی اور روحانی نقصانات کے صحیح اندازے کے لیے ایک طویل مدت درکار ہے۔ انسان کو اس اشتراکی تجربے سے جو اخلاقی نقصانات پہنچیں گے ان کی صحیح نوعیت عرصۂ دراز کے بعد ہی سامنے آئے گی اور طویل اور صبر آزما مراحل سے گزر کر ہی انسان اس بات کا فیصلہ کر سکے گا کہ اس نے اس تجربے میں کیا پایا اور کیا کھویا ہے۔ انسان کے پاس وحیٔ الہام ہی ایک قابلِ اعتماد ذریعہ ہے جس کی مدد سے وہ کسی فعل کے اخلاقی اور روحانی پہلوؤں کا اچھی طرح اندازہ کر سکتا ہے اور اسے بربادی سے بچنے کے لیے بار بار بربادی کے مراحل سے گزرنا نہیں پڑتا۔ ڈاکٹر اقبال مرحوم نے وحی کی تعریف کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ انسانی تجربات کی کفایت ہے ITISAN ECONOMY OF HUMAN EXPERIENCE یعنی جس نتیجے پر انسان لاکھوں ٹھوکریں کھا کر بعد از خرابیٔ بسیار پہنچتا ہے قادرِ مطلق انسان کو اس کے متعلق پہلے قدم پر ہی آگاہ کر دیتا ہے۔ چنانچہ اسلامی ریاست جس کا دستور قرآن و سنت کی بنیاد پر تشکیل پاتا ہے اس میں انسان بربادیوں کے ان روح فرسا تجربات سے نہیں گزرتا بلکہ اپنی قوتوں کو وحی و الہام کی روشنی میں تعمیری کاموں پر لگاتا ہے اور دنیوی اور اُخروی فلاح حاصل کرتا ہے۔

تصحیح

تفہیم القرآن جلد اوّل اور جلد دوم میں حسبِ ذیل مقامات کی تصحیح کر لی جائے:

جلد اوّل: صفحہ ۴۰۶ سطر ۸ — "اور اس کے رسولوں پر" کے بجائے "اور اس کے رسول پر"۔

جلد دوم: صفحہ ۲۱۲ سطر ۱۲ — "اور اس کے رسول کی" کے بجائے "اور اللہ اور اس کے رسول کی"۔